



ارشاد باری تعالیٰ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

(البقرہ: ۱۸۳)

ترجمہ:- اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح
فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تاکہ
تم تقویٰ اختیار کرو۔



فرمان خلیفہ وقت

”اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو روزوں کی فرضیت کی طرف توجہ
دلائی ہے۔ اور فرمایا یہ اس لئے ضروری ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو، تاکہ تم
روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو، تاکہ تمہارے اندر خدا کا خوف پیدا ہو،
تاکہ تمہارے اندر یہ احساس پیدا ہو کہ خدا کی ناراضگی مول لے کر کہیں ہم
اپنی دنیا و آخرت برباد کرنے والے نہ بن جائیں۔ تاکہ یہ احساس پیدا ہو اور
اس کے لئے کوشش کرو کہ ہم نے خدا کا پیار حاصل کرنا ہے۔ تو یہ مقصد ہیں جن
کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں روزے رکھنے چاہئیں اور یہ وہ مقصد ہیں جن
کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں رمضان کا انتظار ہونا چاہئے۔ تبھی ہم گزشتہ سال
میں جو رمضان گزرا ہے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، اس میں جو ہم نے نیکیاں
کی تھیں، جو تقویٰ اختیار کیا تھا، جو منزلیں ہم نے حاصل کی تھیں، ان کا فیض پاسکتے
ہیں۔ اس رمضان میں یہ جائزہ لینا چاہئے کہ گزشتہ رمضان میں جو منزلیں حاصل
ہوئی تھیں کیا ان پر ہم قائم ہیں۔ کہیں اس سے بھٹکے تو نہیں گئے۔ اگر بھٹک گئے تو
رمضان نے ہمیں کیا فائدہ دیا۔ اور یہ رمضان بھی اور آئندہ آنے والے رمضان
بھی ہمیں کیا فائدہ دے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ اگر یہ فرض روزے
رکھو گے تو تقویٰ پر چلنے والے ہو گے، نیکیاں اختیار کرنے والے ہو گے، اللہ
تعالیٰ کا قرب پانے والے ہو گے۔ لیکن یہ کیا ہے کہ ہمارے اندر تو ایسی کوئی
تبدیلی نہیں آئی جس سے ہم کہہ سکیں کہ ہمارے اندر تقویٰ پیدا ہو گیا ہے۔ یہ بات
تو سو فیصد درست ہے کہ خدا تعالیٰ کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ بندہ جھوٹا ہو سکتا
ہے اور ہے۔ پس یہ بات یقینی ہے کہ ہمارے اندر ہی کمزوریاں اور کیا ہیں
یا تو پہلے رمضان جتنے بھی گزرے ان سے ہم نے فائدہ نہیں اٹھایا، یا وقتی فائدہ
اٹھایا اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ اسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں سے چلے تھے۔ حالانکہ
چاہئے تو یہ تھا کہ تقویٰ کا جو معیار گزشتہ رمضان میں حاصل کیا تھا، یہ رمضان جو
آب آیا ہے، یہ ہمیں نیکیوں میں بڑھنے اور تقویٰ حاصل کرنے کے اگلے درجے
دکھاتا۔ پس جنہوں نے گزشتہ سال کے رمضان میں اپنے اندر جو تبدیلیاں پیدا
کیں، جو تقویٰ حاصل کیا، جو تقویٰ کے معیار اپنی زندگیوں کے حصے بنائے وہ تو
خوش قسمت لوگ ہیں اور اب ان کے قدم آگے بڑھنے چاہئیں۔ اور جو بھلا بیٹھے
یا جنہوں نے کچھ حاصل ہی نہیں کیا ان کو سوچنا چاہئے کہ روزے ہمیں کیا فائدہ
دے رہے ہیں۔ اگر کسی چیز کا فائدہ ہی نہیں ہے تو اس کو کرنے کی کیا ضرورت
ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا روزوں کا فائدہ ہے اور یقیناً ہے، اللہ تعالیٰ کا کلام
کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ پس ہم سے جو غلطیاں ہوئیں اس کی خدا سے معافی مانگنی
ہوگی اور یہ عہد کرنا ہوگا کہ اے میرے خدا میری گزشتہ کوتاہیوں کو معاف
فرما اور اس رمضان میں مجھے وہ تمام نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرما جو تیرا قرب
دلانے والی ہوں اور مجھے اس رمضان کی برکات سے فیضیاب کرتے ہوئے ہمیشہ
تقویٰ پر چلنے اور تقویٰ پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرما۔“

(خطبہ جمعہ ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۵ء، بحوالہ الاسلام)

اس شمارہ میں

● اللہ سے بندوں کو ملا دیتے ہیں روزے (منظوم)

● رمضان کے بارے میں قرآنی احکام

● رمضان - حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی رو سے

● تاریخ تسخیر مرتج



Online Edition

شمارہ: 89

جلد: 3

01 رمضان 1442 ہجری قمری

مدیر: ابو سعید

بدھ 14 اپریل 2021ء



فرمان رسول ﷺ

ایک عظیم اور مبارک مہینہ

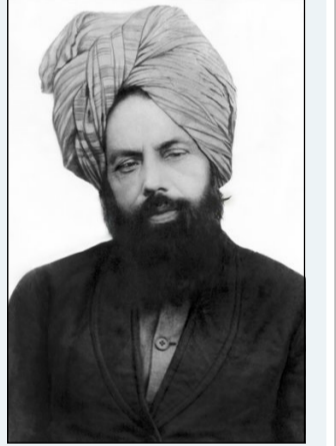
حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے شعبان کے آخری روز خطاب فرمایا اور فرمایا: اے لوگو!
تم پر ایک عظیم اور مبارک مہینہ سایہ لگن ہوا ہے۔ ایسا مبارک مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزے
اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں۔ اور جس کی راتوں کا قیام اللہ تعالیٰ نے نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص کسی بھی اچھی خصلت کو اس میں اپناتا ہے، وہ اس شخص کی
طرح ہو جاتا ہے جو اس کے علاوہ جملہ فرائض کو ادا کر چکا ہو۔ اور جس شخص نے ایک فریضہ اس مقدس مہینے میں ادا کیا، وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے
ستر فرائض رمضان کے علاوہ ادا کئے۔ اور رمضان کا مہینہ صبر کرنے کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے۔ اور یہ مواسات و اخوت کا مہینہ ہے اور یہ ایسا
مہینہ ہے کہ اس میں مومن کے رزق میں برکت دی جاتی ہے۔ (الترغیب والترہیب کتاب الصوم۔ الترغیب فی صیام رمضان حدیث نمبر 1487)



حضرت سلطان القلم کے رشحات قلم

روزہ کی حقیقت

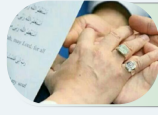
”روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں
انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔
روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت



اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر
تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور
دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مد نظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا
رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس
روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری
روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے
رکھتے ہیں اور زرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے
رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102)

در بار خلافت



”یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے“

”صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب“ (حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا عظیم کام کر گئے۔ آپ کے صحابہ میں سے وہ عباد الرحمن پیدا ہوئے جو صاحبِ رؤیا و کشف تھے۔ وہ لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے عباد بننے کا حق ادا کیا۔ پس گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی آخرین کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ پھر آپ کے صحابہ کو وہ مقام ملا جس نے ان کو پہلوں سے ملایا، لیکن اب یہ نظام اور جماعت کی ترقیات کی پیشگوئیاں تاقیامت ہیں۔ ہم جب بڑے فخر سے اس کا ذکر کرتے ہیں تو صرف ذکر کافی نہیں ہے، ہمیں اس انقلاب کا حصہ بننے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو بھی سمجھنا ہو گا۔ صرف اپنے بزرگوں کے حالات پر ہم خوش نہیں ہو سکتے۔ ہمیں اُس تسلسل کو بھی قائم رکھنے کی ضرورت ہے جو انقلاب کی صورت میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگیوں میں ہمیں نظر آتا ہے۔ آج دنیا کو آفات سے بچانے اور اس کا خدا سے تعلق جوڑنے کی ذمہ داری ہر احمدی پر ہے۔ پس اس کے لئے ہم جب تک انفرادی اور اجتماعی کوشش نہیں کریں گے، ہر ایک اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش نہیں کرے گا، ہم احمد ثانی کے حقیقی ماننے والوں میں شامل ہونے والے نہیں کہلا سکتے۔ اور ہم یہ ذمہ داری ادا نہیں کر سکتے جب تک ہم اپنی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے وہ عباد بننے کی کوشش نہیں کرتے جو فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي كَاعْمَلِي مَظَاهِرَهُ كَرْنَهُ وَاللَّهِ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ۔ جو دَلِيْلٌ مِّنْ وَّجْهِ كَالْعَمَلِ تَصْوِيْرٌ يَنْبَغِيْهِ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے ہماری حالتوں کو سنوارنے کے لئے ایک اور رمضان المبارک سے گزرنے کا ہمیں موقع عطا فرمایا جس میں خدا کا قرب پانے، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر لبیک کہنے، ایمان میں ترقی کرنے کے راستے مزید کھل جاتے ہیں۔ پس ہم میں سے وہ لوگ خوش قسمت ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے پیار سے کہے گئے اس لفظ ”عِبَادِي“ یعنی ”میرے بندے“ کا اس رمضان میں اعزاز پانے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ ہم ایک شوق، ایک لگن سے اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کی کوشش کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مہینے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے“۔ فرمایا ”صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب“۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 561 مطبوعہ ربوہ)

دلوں کو روشنی بخشنے کے لئے یہ مہینہ بڑا اعلیٰ مہینہ ہے۔ کیوں اعلیٰ ہے؟ اس کی ذاتی حیثیت تو کوئی نہیں ہے۔ جس طرح باقی مہینے اتنیس یا تیس دن کے ہیں اسی طرح یہ مہینہ بھی ہے۔ لیکن یہ مہینہ اس لئے عمدہ مہینہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس میں دو عبادتوں کو اکٹھا کیا ہے اور اپنے بندوں کو انہیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے یا موقع دیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

”تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے (دوری ہو جائے) اور تجلی

قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے“۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 561-562 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ہمارا وہ مقصود ہے جسے ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ رمضان میں دو عبادتیں جمع ہو گئیں، جیسا کہ میں نے کہا، نماز بھی اور روزہ بھی۔ پس رمضان میں اپنی نمازوں کی بھی خاص حالت بنانے کی ضرورت ہے جس سے ایسا تزکیہ حاصل ہو جو نفس کی برائیوں اور شہوات سے اتنا دور کر دے کہ پھر ہم قَائِلِي قَرِيْب کی آواز سن سکیں۔ ہماری نمازیں، ہمارے روزے صرف رمضان کے مہینے بقیہ صفحہ 7 پر

اللہ سے بندوں کو ملا دیتے ہیں روزے

اک شمع سی سینے میں جلا دیتے ہیں روزے راتوں کو سماں دن کا دکھا دیتے ہیں روزے

سوئی ہوئی تقدیر جگا دیتے ہیں روزے مولا کی اطاعت کا مزا دیتے ہیں روزے

آنکھوں پہ نہیں رہتا کوئی نفس کا پردہ انسان کو انسان بنا دیتے ہیں روزے

آلائشیں ڈھل جاتی ہیں سب قلب و نظر کی کچھ روح کو اس طرح جلا دیتے ہیں روزے

اٹھتی ہیں مساجد سے تلاوت کی صدائیں اللہ کا پیغام سنا دیتے ہیں روزے

ڈھل جاتا ہے دل عجز کے سانچوں میں کچھ ایسا چنگل سے تکبر کے چھڑا دیتے ہیں روزے

ہے جس کے لئے خلد بریں منزل آخر اُس راہ پہ ہستی کو لگا دیتے ہیں روزے

اک نور سا ہر سمت برستا ہے فضا میں تطہیر کی خوشبو میں بسا دیتے ہیں روزے

روحوں میں اُترتی ہے صدا ”ملہم حق“ کی اللہ سے بندے کو ملا دیتے ہیں روزے

ہوتا ہے کچھ اس طرح درِ لطف و کرم وا جو مانگے کوئی اُس سے سوا دیتے ہیں روزے



رمضان کے بارے میں قرآنی احکام

ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر

رمضان کے مبارک اور بابرکت ایام کی آمد آمد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک مہینہ کے متعلق قرآن کریم میں فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝
أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۗ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۗ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ۗ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۗ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۗ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكْبِرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۚ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۚ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝
أَحِلَّ لَكُم لَيْلَةُ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۗ هُنَّ لِبَاسٍ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٍ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالَّذِينَ بَاسًا وَهَنُوا وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَبَيِّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۚ ثُمَّ أَتُوا الصِّيَامَ إِلَى الْبَيْتِ ۗ وَلَا تَبَاسًا وَهَنًا وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ ۗ فِي الْمَسْجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۗ فَلَا تَقْرُبُوهَا ۗ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لِيَتِيمِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝
(البقرہ: 184-188)

ان آیات مبارکہ کا ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ترجمہ قرآن کریم سے پیش ہے:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ

بٹیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

تمہارے لئے (ماہ) صیام کی راتوں میں اپنی بیویوں سے تعلقات جائز قرار دیئے گئے ہیں۔ وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم اپنے نفسوں کا حق مارتے رہے ہو۔ پس وہ تم پر رحمت کے ساتھ جھکا اور تم سے درگزر کی۔ لہذا اب ان کے ساتھ (بے شک) ازدواجی تعلقات قائم کرو اور اس کی طلب کرو جو اللہ نے تمہارے حق میں لکھ دیا ہے۔ اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ فجر (کے ظہور) کی وجہ سے (صبح کی) سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے تمہارے لئے ممتاز ہو جائے۔ پھر روزے کو رات تک پورا کرو۔ اور ان سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کرو جبکہ تم مساجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے ہو۔ یہ اللہ کی حدود ہیں پس ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ اپنی آیات لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔

اللہ تعالیٰ اس مہینہ کو نہ صرف ہم سب کے لئے مبارک فرمائے بلکہ ہم سب کو مقبول عبادات کی توفیق دے اور ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی بے انتہا محبت کو سمیٹنے والا ہو۔ آمین

رپورٹ: نعیم احمد خادم نمائندہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن گھانا

یوم آزادی گھانا کی تقریب جامعۃ المبشرین گھانا

اپنے قومی ترانے پیش کیے۔ جن میں آئیوری کوسٹ، لائبریا، مڈغاسکر، مالی، نائیجر، سینیگال، ساوتوے، گیمبیا، ٹوگو اور زمبابوے شامل ہیں۔ اسکے بعد پاکستانی اساتذہ جامعۃ المبشرین نے پاکستان کا قومی ترانہ پیش کیا۔ لیبیا سے تعلق رکھنے والے ایک استاذ نے اپنے ملک کا قومی ترانہ پڑھا۔ ان مختلف ممالک کے ترانوں نے اس یوم آزادی کی تقریب میں خوب سماں باندھا۔

مدرسۃ المحفظ کے طلباء نے حمدیہ گیت پیش کیے جس کے بعد پرچم کشائی کی تقریب میں مکرم پرنسپل صاحب نے لوئے احمدیت لہرایا اور مکرم معلم علی مجید صاحب نے گھانا کا جھنڈا لہرایا۔

پرچم کشائی کے بعد طلباء نے روٹ مارچ کیا جو جامعہ ٹریک پر کیا گیا۔ طلباء روٹ مارچ کے دوران ملکی قومی و حمدیہ گیت گاتے رہے۔ اس مارچ میں اساتذہ نے بھی حصہ لیا۔ مارچ کے اختتام پر طلباء اور اساتذہ کو ریفرنڈم پیش کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 6 مارچ 2021 بروز ہفتہ جامعۃ المبشرین میں گھانا کا یوم آزادی منایا گیا۔ دن کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے کیا گیا۔ آزادی کی تقریب جامعہ ہال میں دن کے آٹھ بجے صبح شروع ہوئی۔ تقریب کی صدارت مکرم پرنسپل صاحب جامعۃ المبشرین نے کی۔ تقریب کے آغاز میں عزیزم ناصر جی صاحب نے تلاوت کی۔ اسکے بعد گھانا کے طالب علم عزیزم حسین بوائنگ صاحب نے ترجمہ پیش کیا۔ گھانا کا قومی عہد عزیزم فردوس اسامی صاحب نے دہرایا جسکے بعد عزیزم اسماعیل سینئر صاحب نے ساتھیوں کے ہمراہ گھانا کا قومی ترانہ پیش کیا۔ قومی ترانے کے بعد وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے کے عنوان پر مکرم سعید آکوا صاحب نے تقریر کی۔ اس تقریر کا اردو ترجمہ عزیزم ظفر اللہ خان صاحب جبکہ عربی ترجمہ عزیزم عمر عبدالملک صاحب نے پیش کیا۔ جامعۃ المبشرین میں گیارہ ممالک کے طلباء ہیں۔ لہذا گھانا کے یوم آزادی کے موقع پر سب ممالک کے طلباء کو اپنے قومی ترانے پیش کرنے کا کہا گیا تاکہ سب اپنے اپنے محبت کے جذبہ کے ساتھ پروان چڑھیں۔ لہذا اس موقع پر جامعۃ المبشرین میں زیر تعلیم دس ممالک کے طلباء نے اپنے

رمضان - حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی رو سے

کوشش کرتے ہیں جبکہ اصل بات خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے نہ کہ اپنی قوت برداشت کا اظہار۔ روزہ کے بارہ میں افراط و تفریط سے پاک دین کی صحیح تعلیم حضرت مسیح موعود کے ارشادات میں ملتی ہے جن کو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حکم و عدل بنا کر مبعوث فرمایا۔

رمضان کی وجہ تسمیہ

رمضان کا لفظ رمض سے نکلا ہے جس کے معنی عربی زبان میں جلن اور سوزش کے ہیں۔ رمضان اس مہینہ کا اسلامی نام ہے۔ اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں اس مہینہ کو نائق کہا جاتا تھا۔ رمضان کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

”رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے، دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔“

(الحکم مورخہ 24 جولائی 1901ء، صفحہ 2۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ، صفحہ 312)

رمضان کی عظمت

رمضان بڑی عظمت اور برکات رکھنے والا مہینہ ہے۔ اس کی عظمت اور روزوں کی برکات واضح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

”شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیانے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیف کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیف سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جاوے اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔ پس انزل فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں شک و شبہ کوئی نہیں ہے۔ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنت اہل بیت ہے... چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثنا میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جارہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے۔ لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا... خدا تعالیٰ کے احکام و قسموں میں تقسیم ہیں ایک عبادات مالی اور دوسرے عبادات بدنی۔ عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہیں۔ اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کر سکتا ہے ورنہ 60 سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں۔ نزول

عبادات میں روزہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ کم کھانے اور بھوک برداشت کرنے کو روحانی ترقی کرنے کے لئے ہمیشہ ضروری سمجھا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مذہب میں کسی نہ کسی صورت میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ تمام امتیں روزہ سے برکتیں حاصل کرتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی اہمیت ہر مذہب و ملت میں تسلیم کی گئی ہے۔ تاہم دین نے اسے ایک کامل اور برتر شکل میں پیش کیا ہے اور اسے نفس کی قربانی کا ایک مکمل ذریعہ بنا دیا ہے۔ دینی روزہ میں انسان پوچھنے سے لے کر سورج غروب ہونے تک نہ کچھ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے۔ نیز جنسی تعلقات سے مجتنب رہتا ہے۔ وہ اپنا وقت عبادت اور ذکر الہی میں صرف کرتا ہے۔ ہر بالغ اور عاقل کو رمضان کا پورا مہینہ لگاتار روزے رکھنے کا حکم ہے۔ جو لوگ بیمار ہوں یا سفر پر ہوں ان کے لئے ارشاد ہے کہ وہ اس دوران میں روزہ نہ رکھیں اور بعد میں ان چھوٹے ہوئے روزوں کی گنتی پوری کر لیں۔ ایسے لوگ جو دائم المریض ہوں یا بہت بوڑھے اور کمزور ہونے کی وجہ سے روزہ کی طاقت ہی نہ رکھتے ہوں ان کے لئے روزہ نہیں وہ فدیہ ادا کر دیں یعنی حسب توفیق ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ رمضان کے مہینہ کو عبادات کے لحاظ سے بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ حدیث میں ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ اس مہینہ میں روزہ اور دیگر عبادات کا خاص اہتمام فرماتے اور صحابہؓ کو بھی اس طرف توجہ دلاتے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایمان کے تقاضے پورے کرتا ہو اور حصول ثواب کی نیت سے رمضان میں عبادت بجالاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔ نیز ایک حدیث قدسی میں فرمایا کہ الصوم لی وانا اجزی بہ (صحیح بخاری۔ کتاب الصوم) یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ صرف میرے لئے رکھا جاتا ہے اور اس کی جزا خود میری ذات ہے۔ گویا بندہ کو اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب نصیب ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات ایک بدیہی حقیقت بن کر اس کے سامنے آ جاتی ہے۔ ایک روزہ دار لوگوں کی نظروں سے دور گھر میں تنہا بیٹھا ہوتا ہے۔ انتہائی گرم موسم میں عمدہ اور ٹھنڈے مشروب اس کے پاس پڑے ہوتے ہیں۔ لذیذ کھانے اسے میسر ہوتے ہیں۔ ان کی خوشگوار خوشبوئیں اس کی اشتہا کو تیز کر رہی ہوتی ہیں۔ کوئی دیکھنے والا بھی پاس نہیں ہوتا لیکن یہ خدا کا بندہ سخت پیاس کے اور بھوک کے باوجود نہ پانی کا ایک قطرہ تک اپنے حلق میں اتارتا ہے اور نہ میسر کھانے کا ایک ترنوالہ اپنے فاقہ زدہ منہ میں ڈالتا ہے کیوں؟ صرف اس لئے کہ وہ اپنے خالق و مالک کے حکم کے مطابق اپنا روزہ پورا کر رہا ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ روزہ صرف خدا کے لئے رکھا جاتا ہے اور اسی لئے اس کی جزا بھی وہ خاص طور پر خود دیتا ہے۔ پس روزہ روحانی ترقی کے لئے ایک خاص عبادت ہے لیکن اس کا پورا فائدہ انسان تب ہی حاصل کر سکتا ہے جب وہ اسے پوری شرائط اور شریعت کی تعلیم کے مطابق محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے بجالائے۔ بعض لوگ اس سلسلہ میں افراط و تفریط سے کام لیتے ہیں۔ کچھ تن آسان تو اس سے بچنے کی راہیں ڈھونڈنے لگتے ہیں اور کچھ اپنے زور بازو سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کی

الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آ جاتا ہے۔ یہ ٹھیک کہا کہ پیری و صدعیب اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اسی کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدمہ رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ موعی سفید از اجل آرو پیام۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے و ان تصوموا خیر لکم یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔“

(الہد ر مورخہ 12 دسمبر 1902ء، صفحہ 52۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ، صفحہ 312-313)

روزہ کی حقیقت اور حکمت

روزہ صرف بھوک اور پیاسا رہنے کا نام نہیں۔ اس سے مراد حصول ثواب کی نیت سے خدا تعالیٰ کے جملہ احکام پر عمل کرتے ہوئے اس کی اطاعت اور رضا کی خاطر ایک معین وقت تک بھوک اور پیاس برداشت کرنا ہے۔ انسان اس کے فوائد تب ہی حاصل کر سکتا ہے جبکہ وہ اس کی حکمت مد نظر رکھ کر اس کی شرائط کو پورا کرے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے کیا اچھوتے انداز میں روزہ کی حقیقت اور حکمت بیان کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

”پھر تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیف ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مد نظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ بتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔“ (ملفوظات۔ جلد 5 صفحہ 102)

نیز فرمایا:

”روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشف پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے لیکن روحانی گداز جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں کوئی شامل نہیں۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 292 - 293)

پھر فرماتے ہیں:

”صلوٰۃ کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ اس کے بعد روزے کی عبادت ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں ہیں۔ تزکیف کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوئے اس کے معاملات میں بیہودہ دخل دیتے ہیں اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی اس کی اصلاح

کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔“

(الہدیر۔ مؤرخہ 17 اکتوبر 1907ء، صفحہ 7۔)

بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود، سورۃ البقرہ، صفحہ 261)

اس بارہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے ایک روایت بھی بیان کی ہے۔ فرمایا:

”بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے کہ اوائل زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ رمضان کے مہینہ میں کوئی مہمان یہاں حضرت صاحب کے پاس آیا۔ اسے اس وقت روزہ تھا اور دن کا زیادہ حصہ گزر چکا تھا بلکہ شاید عصر کے بعد کا وقت تھا۔ حضرت صاحب نے اسے فرمایا آپ روزہ کھول دیں۔ اس نے عرض کیا کہ اب تھوڑا سا دن رہ گیا ہے اب کیا کھولنا ہے۔ حضور نے فرمایا آپ سینہ زوری سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سینہ زوری سے نہیں بلکہ فرمانبرداری سے راضی ہوتا ہے۔ جب اس نے فرما دیا ہے کہ مسافر روزہ نہ رکھے تو نہیں رکھنا چاہئے۔ اس پر اس نے روزہ کھول دیا۔“

(سیرت المہدی جلد 1 روایت نمبر 117 صفحہ 97)

رمضان کے روزوں کا فدیہ

جو لوگ پیر فرقت یا دائم المریض ہونے یا کسی خاص مجبوری کی وجہ سے سارا سال کسی وقت بھی روزہ نہ رکھ سکتے ہوں ان کے لئے حکم ہے کہ وہ حسب مقدرت رمضان کے روزوں کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

”اللہ تعالیٰ نے شریعت کی بنا آسانی پر رکھی ہے۔ جو مسافر اور مریض صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہئے کہ روزہ کی بجائے فدیہ دے دیں۔ فدیہ یہ ہے کہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔“

(الہدیر۔ مؤرخہ 17 اکتوبر 1907ء، صفحہ 7)

حضور کے اس ارشاد کی وضاحت کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب ”بدر“

اخبار کے اگلے شمارہ میں لکھتے ہیں:

گزشتہ پرچہ اخبار نمبر 42 مؤرخہ 17 اکتوبر 1907ء کے صفحہ 7 کالم اول میں یہ لکھا گیا تھا کہ ...

”جو مریض اور مسافر صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہئے کہ روزہ کی بجائے فدیہ دیں۔“

اس جگہ مریض اور مسافر سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو کبھی کوئی امید نہیں کہ پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے مثلاً ایک نہایت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال بھر اسی طرح گزر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے اور فدیہ دیں۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جاسکے۔

چونکہ اخبار ”بدر“ کی مذکورہ بالا عبارت صاف نہ تھی اس واسطے یہ

مسئلہ دوبارہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا:

”صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا باہت کا دروازہ کھول دینا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے لئے کچھ نہیں۔ اس

کم حرکت ہو اس کو سفر نہیں کہا جاسکتا۔“

(مکتوبات۔ بنام حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب)

بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ، صفحہ 261)

”یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی ہرج نہیں مگر عِدَّةٌ مِّنْ آیَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔ سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نبی میں سچا ایمان ہے۔“

(الحکم۔ مؤرخہ 31 جنوری 1899ء، صفحہ 7)

”میرا مذہب یہ ہے کہ انسان بہت دقتیں اپنے اوپر نہ ڈال لے۔ عرف میں جس کو سفر کہتے ہیں خواہ وہ دو تین کوس ہی ہو اس میں قصر و سفر کے مسائل پر عمل کرے۔ اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ بعض دفعہ ہم دو دو تین تین میل اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں مگر کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ ہم سفر میں ہیں لیکن جب انسان اپنی گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو مسافر ہوتا ہے شریعت کی بنیاد دقت پر نہیں ہے جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہئے۔ فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رخصت بھی خدا کی طرف سے۔“

(الحکم۔ مؤرخہ 17 فروری 1901ء، صفحہ 13)

بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود، سورۃ البقرہ، صفحہ 261)

رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے

بعض لوگ سفر اور مرض میں بھی روزہ ترک نہیں کرتے اور اسے ایک خوبی اور نیکی تصور کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود اپنا موقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرماں برداری میں ہے جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا... اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔ میں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور میں نے روزہ نہیں رکھا۔“

(الحکم۔ مؤرخہ 31 جنوری 1907ء، صفحہ 14)

بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود، سورۃ البقرہ، صفحہ 261)

”جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل

کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ ان کی عمریں دنیوی دھندوں میں گزرتی ہیں۔ دینی معاملات کی ان کو کچھ خبر ہی نہیں۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الہی کا نازل کرنا ہے۔ مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قوی تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فیضیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔“

(تقاریر جلسہ سالانہ 1906ء، صفحہ 20)

بحوالہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے، صفحہ 1002)

رمضان کے روزے فرض ہیں

روزہ ایک اہم عبادت ہے۔ اسلام سے قبل بھی قریباً تمام اقوام میں روزہ کا ذکر ملتا ہے گو اس کے طریق میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے ایک معین شکل میں فرض قرار دیئے ہیں روزہ دار کے لئے فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے مجتنب رہنا لازمی ہے ہاں مریض اور مسافر کے لئے رخصت ہے کہ وہ ان دنوں کی گنتی دوسرے ایام میں پوری کر لیں۔ روزہ کے سلسلہ میں بعض لوگ حد سے زیادہ سختی اور بعض بہت نرمی اختیار کرتے ہیں۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات درج ذیل ہیں۔ فرمایا:-

”کُنْتَبَّ سے فرضی روزے مراد ہیں۔“

(الحکم مؤرخہ 24 فروری 1907ء، صفحہ 14)

”تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں مگر جو تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو وہ اتنے روزے پھر رکھے۔“

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 336)

فرض روزہ کے سلسلہ میں اپنا طریق عمل واضح کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

”میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔“

(الحکم مؤرخہ 24 جنوری 1901ء، بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ، صفحہ 258)

مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے

اللہ تعالیٰ نے مریض اور مسافر کو رخصت دی ہے کہ وہ مرض اور سفر کے دوران روزہ نہ رکھیں اور یہ گنتی دوسرے ایام میں پوری کر لیں۔ لوگ اس بحث میں پڑ جاتے ہیں کہ مرض کی کیا تعریف ہے اور سفر کی کیا حد ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا... یعنی اگر تم مریض ہو یا کسی سفر قلیل یا کثیر پر ہو تو اسی قدر روزے اور دنوں میں رکھ لو۔ سو اللہ تعالیٰ نے سفر میں کوئی حد مقرر نہیں کی اور نہ احادیث نبوی میں حد پائی جاتی ہے بلکہ محاورہ عام میں جس قدر مسافت کا نام سفر رکھتے ہیں وہی سفر ہے ایک منزل (سے) جو

وفات سے دو تین سال قبل کمزوری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکے اور فدیہ ادا فرماتے رہے۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ جب آپ نے ابتداء دوروں کے زمانہ میں روزے چھوڑے تو کیا پھر بعد میں ان کو قضا کیا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں صرف فدیہ ادا کر دیا تھا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب شروع شروع میں حضرت مسیح موعود کو دوران سر اور برد اطراف کے دورے پڑنے شروع ہوئے تو اس زمانہ میں آپ بہت کمزور ہو گئے تھے اور صحت خراب رہتی تھی اس لئے جب آپ روزے چھوڑتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پھر دوسرے رمضان تک ان کے پورا کرنے کی طاقت نہ پاتے تھے۔ مگر جب اگلا رمضان آتا تو پھر شوق عبادت میں روزے رکھنے شروع فرمادیتے تھے لیکن پھر دورہ پڑتا تھا تو ترک کر دیتے تھے اور بقیہ کا فدیہ ادا کر دیتے تھے۔ واللہ اعلم۔“ (سیرت المہدی جلد 1 روایت نمبر 81 صفحہ 59)

حضرت اقدس مسیح موعود نے روزہ کے بارہ میں تفصیل سے رہنمائی فرمائی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے مامور کے پاک ارشادات کو پورے طور پر مدنظر رکھ کر روزہ کی عبادت بجلائیں تاکہ ہم روحانی ترقی اور رضا الہی حاصل کر سکیں۔

عمل کرنے والے ہوں اور تمام اخلاق اور مخلوق سے تعلق بھی خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہو۔ اور یہی اصل تقویٰ ہے کہ انسان کی آنکھ، کان، ناک، زبان، ہاتھ، پاؤں سب وہ حرکت کر رہے ہوں جو خدا تعالیٰ کو پسندیدہ ہیں۔ اور یہ اُس وقت ہو سکتا ہے جب خدا تعالیٰ کے وجود پر کامل یقین ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر کامل یقین پیدا کرو۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اہم بات یہ بھی فرمائی کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے خدا تعالیٰ کے وجود پر کامل یقین ضروری ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 522 مطبوعہ ربوہ) پھر اس بات پر یقین کہ اگر خدا تعالیٰ ہے اور یہ زمین و آسمان اور یہ کائنات اور تمام کائناتیں اور ہر وہ چیز جس کا ہمیں علم ہے یا نہیں، اُس کا پیدا کرنے والا خدا ہے اور صرف پیدا کرنے والا ہی نہیں بلکہ وہ تمام قدرتوں کا مالک بھی ہے، وہ تمام طاقتوں اور قدرتوں کا سرچشمہ بھی ہے۔ وہ قدرت رکھتا ہے کہ جس چیز کو پیدا کیا اُس کو فنا بھی کر سکے۔ وہ قدرت رکھتا ہے کہ جس چیز کو چاہے وہ پیدا کر دے۔ وہ زندگی دینے والا بھی ہے اور موت دینے والا بھی ہے۔ مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور زندوں کو مارنے والا ہے۔ اور دعائیں جو مُردوں میں نئی روح پھونک دیتی ہیں ان کے ذریعہ سے ایک انقلاب پیدا کرنے والا ہے۔ تو تب یہ ایمان ہو گا کہ وہ سب قدرت رکھتا ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو سن کر قبول کرے، اور وہ اُن دعاؤں کو قبول کرتا ہے جسے وہ بہتر سمجھتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 267 مطبوعہ ربوہ)

(خطبہ جمعہ 12 اگست 2011ء)

بھی نہیں رکھ سکتے تھے۔ (خاکسار عرض کرتا ہے کہ کتاب البریہ میں حضرت صاحب نے روزوں کا زمانہ آٹھ نو ماہ بیان کیا ہے۔“

(سیرت المہدی، جلد 1 روایت نمبر 18 صفحہ 14)

رمضان اور شوق عبادت

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے تحریر فرماتے ہیں:-
”بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ دوسرا رمضان آیا تو آپ نے روزے رکھنے شروع کئے مگر آٹھ نو روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا۔ اس لئے باقی چھوڑ دینے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو اس میں آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ کی وجہ سے روزے ترک کرنے پڑے اور آپ نے فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو آپ کا تیرہواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب آپ کو دورہ پڑا اور آپ نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جتنے رمضان آئے آپ نے سب روزے رکھے۔ مگر پھر

گھیرا ہوا ہے۔ اور گزشتہ دنوں اسی ملک میں جو توڑ پھوڑ اور بے چینی کا اظہار کیا گیا ہے اُس نے ان لوگوں کی بھی آنکھیں کھول دی ہیں کہ صرف غریب ملکوں کا امن ہی خطرے میں نہیں ہے، ان لوگوں کا امن بھی خطرے میں ہے۔ پس اس کا ایک ہی علاج ہے کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کا عبد بنایا جائے لیکن کس طرح؟ ہمارے پاس تو کوئی طاقت نہیں ہے اور نہ ہی کسی دنیاوی طاقت کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی پہچان کروائی جاسکتی ہے۔ دنیا کی حالت کو سنوارنے کے لئے صرف ایک ہی طریقہ ہے جو اس زمانہ کے امام نے ہمیں بتایا ہے کہ جہاں اس امن کا پیغام پہنچاؤ وہاں دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد بھی چاہو۔ دعاؤں کی طرف زیادہ زور دو۔ جہاں کوششیں کرو وہاں کوششوں سے زیادہ دعاؤں پر انحصار کرو۔ لیکن جیسا کہ پہلے بھی میں نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور دعاؤں کی قبولیت اُنہیں ہی ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر نیوالے اور اللہ پر اپنے ایمان کو مضبوط کرنے والے ہیں۔ دعاؤں کی قبولیت کے جو طریق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتائے ہیں، اُن میں سے بعض کو مختصراً پیش کرتا ہوں۔ وہ کونسی باتیں ہیں جن پر لبیک کہلو کر، اللہ تعالیٰ دعاؤں کے سننے اور جواب دینے کا فرماتا ہے۔ وہ کس قسم کا ایمان ہے جو ہدایت کے راستوں کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے بندے اور خدا کے تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔ ایک شرط جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے کہ انسان تقویٰ پر چلنے والا ہو۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 535 مطبوعہ ربوہ) خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت ہر وقت اُس کے سامنے رہے۔ ہر وقت یہ سامنے رہے کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ میرا ہر حرکت و سکون اُس کے سامنے ہے۔ میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہونا چاہئے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہو۔ جسمانی اعضاء بھی خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق

اور جمع مل جاویں تو وہ رات یقیناً شب قدر ہوتی ہے۔“

(سیرت المہدی جلد 1 روایت نمبر 100 صفحہ 73)

نفلی روزے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے تحریر فرماتے ہیں:-
”بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود اپنی جوانی کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانہ میں مجھے معلوم ہوا یا فرمایا اشارہ ہوا کہ اس راہ میں ترقی کرنے کے لئے روزے رکھنے بھی ضروری ہیں۔ فرماتے تھے پھر میں نے چھ ماہ لگا تار روزے رکھے اور گھر میں یا باہر کسی شخص کو معلوم نہ تھا کہ میں روزہ رکھتا ہوں۔ صبح کا کھانا جب گھر سے آتا تھا تو میں کسی حاجت مند کو دے دیتا تھا اور شام کا خود کھالیتا تھا۔ میں نے حضرت والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ آخر عمر میں بھی آپ نفلی روزے رکھتے تھے یا نہیں۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ آخر عمر میں بھی آپ روزے رکھتے تھے۔ خصوصاً شوال کے چھ روزے التزام کے ساتھ رکھتے تھے۔ اور جب کبھی آپ کو کسی خاص کام کے متعلق دعا کرنا ہوتی تھی تو آپ روزہ رکھتے۔ ہاں مگر آخری دو تین سالوں میں بوجہ ضعف و کمزوری رمضان کے روزے

بقیہ: دربارِ خلافت..... از صفحہ 2

تک ہی محدود رہنے کے جوش میں نہ ہوں بلکہ اس نیت سے ہوں کہ جو تبدیلی ہم نے پیدا کرنی ہے، اُسے دائمی بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر ہمیشہ لبیک کہنے والا رہنا ہے۔ اپنے ایمانوں کو مزید صیقل کرنا ہے۔ یہ سب کچھ یہ سوچ کر کرنا ہے کہ آج ہماری بقا بھی اس میں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے بنیں اور دنیا کی بقا بھی ہم سے وابستہ ہے۔ ہم خود اندھیروں میں ہوں گے تو دنیا کو کیا راستہ دکھائیں گے؟ ہم خود عبادی کے لفظ کی گہرائی سے نا آشنا ہوں گے تو دوسروں کو عباد اللہ بننے کے لئے کیا رہنمائی کریں گے؟ اس زمانہ میں جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُس کام کے آگے بڑھانے کے لئے بھیجا ہے جس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے، پس جو سوال اللہ کے بندوں نے، اُن بندوں نے جو اللہ تعالیٰ کو پانے کی خواہش رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا، وہی سوال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق سے دنیانے کیا اور آپ نے اُن کو اصلاح کا طریق بتایا، اللہ تعالیٰ کے قرب پانے کا طریق بتایا اور ایک جماعت اپنے ارد گرد جمع کر لی، اور یہی سوال مومنین کی جماعت سے آج دنیا کا ہے۔ پس مومنین کی جماعت اُس وقت اس کا صحیح جواب دے سکتی ہے جب جماعت کا ہر فرد اُس معیار کو حاصل کرنے والا ہو جو لبیک کہنے والوں اور ایمان لانے والوں کا ہونا چاہئے، ایمان میں ترقی کرنے والوں کا ہونا چاہئے۔ جب خدا تعالیٰ بھی ہماری پکاروں کا جواب دے رہا ہو گا، جب ہمیں فانی قریب کا صحیح ادراک حاصل ہو گا۔ آج دنیا میں ہر جگہ فساد ہی فساد نظر آ رہا ہے۔ مشرق ہو یا مغرب، مسلمان ممالک ہوں یا عیسائی ترقی یافتہ ممالک، ایک بے چینی نے دنیا کو

تاریخ تسخیرِ مریخ



1975 میں ناسا نے وائیکنگ ون اور ٹو بھیجے۔ دونوں ایک آر بٹر اور

لینڈر پر مشتمل تھے۔ دونوں اُس وقت کے کامیاب ترین مشن رہے۔ وائیکنگ ون کا بنیادی مشن مریخ کی گلوبل تصاویر بنانا تھا۔ وائیکنگ ٹو نے مریخ کی سولہ ہزار تصاویر زمین پر بھیجیں۔ وائیکنگ ون کے لینڈر نے پہلی پینو راک تصاویر بھیجیں جن کی مدد سے سائنسدان یہ جاننے کے قابل ہوئے کہ اگر مریخ کی سطح پر کھڑے ہو کر اس کا مشاہدہ کیا جائے تو وہ دیکھنے میں کس طرح ہوگی۔ وائیکنگ ون اور ٹو کے بعد مریخ پر مشن بھیجنے میں تیرہ سال کا وقفہ آیا۔ 1988 میں سوویت یونین نے فوبوس ون اور ٹو (فوبوس مریخ کے دو چاندوں کے نام ہیں یہ چاند 1877 میں دریافت ہوئے تھے) کے نام سے پھر ایک مشن مریخ کی جانب روانہ کیا۔ فوبوس ون ناکام رہا جبکہ فوبوس ٹو نے مریخ کے چاندوں کی سینٹیں تصاویر بھیجیں۔ یہ سوویت یونین کے آخری مریخ مشن تھے۔ اٹھائیس سالوں میں سوویت یونین نے بیس مشن بھیجے۔ ناسا نے 1992 میں Mars Observer مریخ کے مدار میں بھیجا لیکن یہ مشن ناکام رہا۔ اس ناکامی کے ساتھ ناسا کے پچھلے پانچ مسلسل کامیاب مشنز کا تسلسل ٹوٹ گیا۔ 1996 مریخ پر مشن بھیجنے کے حوالہ سے پھر ایک مصروف سال تھا۔ نومبر میں ناسا نے Mars Global Surveyor کے نام سے ایک مشن بھیجا جس نے اگلے دس سال تک مریخ کے مدار میں رہ کر زمین پر معلومات بھیجیں۔ اس کی مدد سے نہ صرف مریخ کا نقشہ بنانے میں مدد ملی بلکہ مختلف جگہوں پر پانی کے بہاؤ کے نشانات بھی نظر آئے۔

1996 میں روس کی خلائی تحقیقاتی ایجنسی ROSCOSMOS نے مارس 96 پروب مریخ کی جانب بھیجنے کی کوشش کی لیکن یہ مشن زمین کے مدار سے نکلنے میں ناکام رہا۔ دسمبر 1996 میں ناسا نے پھر ایک مشن مریخ کی طرف بھیجا جس میں راستہ تلاش کرنے والا (pathfinder) ایک لینڈر اور Sojourner Rover شامل تھا۔ pathfinder نے سولہ ہزار تصاویر اور مریخ کی سطح کی ہوا کے دباؤ، ہوا کی رفتار اور درجہ حرارت سمیت مختلف قسم کی پیمائشیں کر کے اسی لاکھ کے قریب اعداد و شمار بھیجے۔ Sojourner پہیوں والی پہلی خلائی گاڑی تھی جس نے مستقبل میں مریخ پر بھیجی جانے والی گاڑیوں کی راہ ہموار کی۔ اس رور نے مریخ کی سطح پر چلنے کے 2.3B مقدر کے برابر معلومات اور 17000 تصاویر زمین پر بھیجیں۔

جاپان نے 1998 میں Nozomi نامی ایک آر بٹر مشن بھیجا جس کا ایندھن مریخ کے مدار میں پہنچنے سے قبل ختم ہونے کے باعث مشن ناکام رہا۔ 1998,99 میں ناسا نے مزید تین مشن بھیجے جو سب ناکام رہے۔

اس کے بعد 2001 میں ناسا نے Mars Odyssey نامی ایک آر بٹر مشن مریخ کے مدار میں بھیجا جو ابھی بھی فعال ہے۔ اس طرح یہ مریخ کے مدار میں سب سے زیادہ وقت گزارنے والا آر بٹر بن گیا۔ اس نے مریخ کی سطح کے نیچے جمی ہوئی برف دریافت کی نیز مریخ کی سطح پر تابکاری ماحول کو بھی ریکارڈ کیا جس نے مستقبل میں مریخ پر انسانی مشن کے لیے ممکنہ تیاری میں مدد فراہم

میں کوئی مقناطیسی میدان، تابکاری یا مریخ کی سطح پر پانی نظر نہیں آیا۔ میریز چار کی لانچنگ کے صرف چار دن بعد سوویت یونین نے zond 2 کے نام سے دو خلائی جہاز مریخ کی جانب روانہ کیے لیکن راستے میں ہی ان سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ اس ناکامی کے ساتھ سوویت یونین کے ناکام مشن کی تعداد چھ ہو گئی۔ ناسا نے 1969 میں میریز چھ اور سات روانہ کیے۔ یہ دونوں بھی flyby مشن تھے اور دونوں کامیاب رہے۔ انہوں نے مریخ کی فضاء میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی موجودگی کا پتہ لگایا۔ اس کے ساتھ دونوں مشنز نے مریخ کی 201 تصاویر بنا کر زمین پر بھیجیں اور مریخ کی سطح کے بیس فیصد علاقہ کا احاطہ کیا۔ ان تصاویر سے پانی کے کسی بھی قسم کے بہاؤ کے اثرات کا پتہ نہ چل سکا جس کا مشاہدہ انیس ویں صدی کے فلکیات دانوں نے کیا تھا۔ یہ مریخ پر زندگی کے آثار ملنے کی امیدوں پر اوس پڑنے کے مترادف تھا۔ اس کے باوجود میریز چھ، سات نے بعض ایسے آثار ضرور دیکھے جن کی وجہ سے مریخ پر پانی کی موجودگی کا امکان ہو سکتا تھا۔

سوویت یونین نے Mars M2 522 جو کہ 1969 اور Cosmos 419 جو 1971 میں بھیجے تھے جو دونوں ناکام رہے۔ اس کے ساتھ سوویت یونین کے ناکام مشنز کی تعداد نو ہو گئی۔ آخر کار مئی 1971 میں بھیجے گئے دو مشن مارس دو اور تین کامیاب رہے۔ دونوں مشن ایک آر بٹر اور ایک لینڈر پر مشتمل تھے۔ انہوں نے مریخ کی سطح کی ساٹھ تصاویر بھیجیں جن میں بائیس کلومیٹر بلند پہاڑ تھے۔ نیز مریخ کے درجہ حرارت بھی ماپے۔ یہ دونوں آر بٹر ابھی تک مریخ کے مدار میں موجود ہیں جبکہ اس مشن میں موجود لینڈر نے کوئی قابل ذکر کام نہ کیا۔

مئی 1971 میں ناسا نے دو آر بٹر میریز آٹھ اور نو بھیجے۔ میریز آٹھ ناکام رہا لیکن میریز نو نے کامیابی کے ریکارڈ قائم کیے۔ میریز نو جب مریخ کے مدار میں پہنچا تو اس نے مشاہدہ کیا کہ مریخ کی سطح ریت کے ایک بہت بڑے طوفان سے ڈھکی ہوئی ہے جس وجہ سے تصاویر کا تبادلہ کئی ماہ تک ملتوی رہا تاوقتیکہ ریت کا یہ طوفان ختم گیا۔ میریز نو نے سات ہزار سے زائد تصاویر ارسال کیں جنہوں نے مریخ کی سطح کے پچاس فیصد حصہ کا احاطہ کیا۔ ان تصاویر کے مشاہدہ سے مریخ کی سطح پر چار ہزار کلومیٹر کے اندر ندیوں کے بہاؤ اور وسیع و عریض وادیوں کے شواہد ملے۔ ان میں بلند و بالا آتش فشاں پہاڑوں کو بھی دیکھا جاسکتا تھا۔ سب سے اونچے آتش فشاں پہاڑ اولمپس مانس کی اونچائی زمین پر موجود سب سے اونچے پہاڑ ماؤنٹ ایورسٹ سے بھی دگنی ہے۔ یہ اب تک معلوم پورے نظام شمسی میں سب سے بڑا آتش فشاں پہاڑ ہے۔

1973 سوویت یونین کے لیے ایک مصروف سال تھا۔ اس میں سوویت یونین نے مارس چار، پانچ، چھ اور سات کے نام سے چار مشن مریخ کی جانب بھیجے۔ سوائے مارس پانچ کے تمام مشن ناکام ہوئے۔ مارس پانچ 180 تصاویر زمین پر بھیجنے میں کامیاب رہا۔ اس طرح اٹھارہ میں سے سوویت یونین کے صرف دو مشن ہی کامیاب ہوئے۔ اس کے بعد سوویت یونین نے اگلے پندرہ سال تک مریخ پر کوئی مشن نہیں بھیجا۔

دو ہزار سال قبل مسیح میں فلکیات دانوں نے آسمان پر پانچ ایسے اجسام کا مشاہدہ کیا جن کی چال دوسرے سیاروں سے مختلف تھی۔ یونانیوں نے انہیں Planetes کا نام دیا جس کے معنی ہیں گھومنے والے۔ اس عصر کی متعدد تہذیبوں نے ان کو دیوتا جانا اور ان کی پرستش کرنے لگے۔ ان میں سے ایک سطح پر موجود آئرن آکسائیڈ کے باعث م سرخی مائل نظر آتا ہے جسے ہم مریخ کے نام سے جانتے ہیں۔ اسی وجہ سے اہل روم نے اسے جنگ کے دیوتا کا نام دیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ مریخ کی تصوراتی پرستش وہاں زندگی کے موجود ہونے کے نظریات میں بدل گئی۔ 1877 میں اٹلی کے فلکیات دان جیوانی نے مریخ کی سطح پر موجود سیدھی لکیروں کے جال کا مشاہدہ کیا۔ جو ایک بہاؤ کی صورت میں ایک سمت سے دوسری طرف جاتی محسوس ہوتی تھیں۔ غالب خیال تھا کہ یہ کسی زمانہ میں پانی کی گزر گاہیں رہی ہوں گی۔ اس نظریہ کو بہت پذیرائی ملی۔ اس وقت کے اخبارات میں چرچے ہونے لگے کہ مریخ پر زندگی کے آثار موجود ہیں۔ اس نظریے نے بڑی تیزی کے ساتھ مقبولیت حاصل کی اور مریخ پر زندگی کئی میگزین اور سائنس فکشن کہانیوں کا موضوع بننے لگی۔ یہیں سے اس دور کا آغاز تھا جسے ہم Space Age کہتے ہیں۔

خلائی مشن مختلف مقاصد کے تحت متعدد حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جن میں Orbiter یعنی مشن کا وہ حصہ جو سیارے کے مدار میں رہ کر اس کی تصاویر درجہ حرارت سمیت دیگر امور سرانجام دیتا ہے۔

Lander

وہ حصہ جو سیارے کی سطح پر اتر کر اسی جگہ موجود رہتا ہے تصاویر بنانے سمیت دیگر مفوضہ امور سرانجام دے۔

Rover

ایسی گاڑی جو سیارے کی سطح پر سفر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ ماضی میں بھیجے گئے تمام مشن مندرجہ بالا تین ہی طرح کے ہوا کرتے تھے۔ لیکن امسال ناسا کی طرف سے بھیجے گئے مشن میں ایک چھوٹا پہلی کا پٹر بھی شامل ہے جو مریخ کی فضاء میں اڑے گا۔

اکتوبر 1960 سے نومبر 1962 تک سوویت یونین نے پانچ مشن مریخ کی جانب بھیجے۔ بد قسمتی سے تمام پانچ مشن مریخ کے مدار میں پہنچنے میں ناکام رہے۔ 1964 میں ناسا نے میریز تین کے نام سے مریخ کی جانب مشن بھیجا، یہ مشن بھی مریخ کے مدار میں پہنچنے میں ناکام رہا۔ تین ہفتوں کے بعد ناسا نے میریز چار کے نام سے ایک اور خلائی جہاز مریخ کی جانب روانہ کیا۔ یہ مریخ کی جانب بھیجا گیا پہلا کامیاب مشن تھا۔ میریز چار ایک flyby مشن تھا۔ یہ 14 جولائی 1965 کو مریخ کے مدار میں پہنچا۔ اس پر نصب جدید ٹیلی اسکوپ کی مدد سے میریز چار نے مریخ کی سطح کی بہت قریب سے بائیس تصاویر بنائیں اور زمین پر بھیجیں۔

ڈیپ اسپیس کی یہ پہلی تصاویر تھیں جو زمین پر وصول کی گئیں۔ میریز چار نے مریخ کے ماحول کا اچھی طرح مشاہدہ کرنے کے بعد نتیجہ نکالا کہ مریخ کی آب و ہوا اندازہ سے بہت زیادہ کثیف ہے۔ اس کے علاوہ میریز کے مشاہدہ

لاچنگ کے صرف چار دن بعد سوویت یونین نے zond2 کے نام سے دو خلائی جہاز مرخ کی جانب روانہ کیے لیکن راستے میں ہی ان سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ اس ناکامی کے ساتھ سوویت یونین کے ناکام مشن کی تعداد چھ ہو گئی۔

ناسا نے 1969 میں میریز چھ اور سات روانہ کیے۔ یہ دونوں بھی flyby مشن تھے اور دونوں کامیاب رہے۔ انہوں نے مرخ کی فضاء میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی موجودگی کا پتہ لگایا۔ اس کے ساتھ دونوں مشنز نے مرخ کی 201 تصاویر بنا کر زمین پر بھیجیں اور مرخ کی سطح کے بیس فیصد علاقہ کا احاطہ کیا۔ ان تصاویر سے پانی کے کسی بھی قسم کے بہاؤ کے اثرات کا پتہ نہ چل سکا جس کا مشاہدہ انیسویں صدی کے فلکیات دانوں نے کیا تھا۔ یہ مرخ پر زندگی کے آثار ملنے کی امیدوں پر اوس پڑنے کے مترادف تھا۔ اس کے باوجود میریز چھ، سات نے بعض ایسے آثار ضرور دیکھے جن کی وجہ سے مرخ پر پانی کی موجودگی کا امکان ہو سکتا تھا۔

سوویت یونین نے Mars M2 522 جو کہ 1969 اور Cosmos 419 جو 1971 میں بھیجے تھے جو دونوں ناکام رہے۔ اس کے ساتھ سوویت یونین کے ناکام مشنز کی تعداد نو ہو گئی۔ آخر کار مئی 1971 میں بھیجے گئے دو مشن مارس دو اور تین کامیاب رہے۔ دونوں مشن ایک آر بٹر اور ایک لینڈر پر مشتمل تھے۔ انہوں نے مرخ کی سطح کی ساتھ تصاویر بھیجیں جن میں بائیس کلومیٹر بلند پہاڑ تھے۔ نیز مرخ کے درجہ حرارت بھی ماپے۔ یہ دونوں آر بٹر ابھی تک مرخ کے مدار میں موجود ہیں جبکہ اس مشن میں موجود لینڈر نے کوئی قابل ذکر کام نہ کیا۔

مئی 1971 میں ناسا نے دو آر بٹر میریز آٹھ اور نو بھیجے۔ میریز آٹھ ناکام رہا لیکن میریز نو نے کامیابی کے ریکارڈ قائم کیے۔ میریز نو جب مرخ کے مدار میں پہنچا تو اس نے مشاہدہ کیا کہ مرخ کی سطح ریت کے ایک بہت بڑے طوفان سے ڈھکی ہوئی ہے جس وجہ سے تصاویر کا تبادلہ کئی ماہ تک ملتوی رہا تاوقتیکہ ریت کا یہ طوفان تھم گیا۔ میریز نو نے سات ہزار سے زائد تصاویر ارسال کیں جنہوں نے مرخ کی سطح کے پچاس فیصد حصہ کا احاطہ کیا۔ ان تصاویر کے مشاہدہ سے مرخ کی سطح پر چار ہزار کلومیٹر کے اندر ندیوں کے بہاؤ اور وسیع و عریض وادیوں کے شواہد ملے۔ ان میں بلند و بالا آتش فشاں پہاڑوں کو بھی دیکھا جاسکتا تھا۔ سب سے اونچے آتش فشاں پہاڑ اولمپس مانس کی اونچائی زمین پر موجود سب سے اونچے پہاڑ ماؤنٹ ایورسٹ سے بھی دگنی ہے۔ یہ اب تک معلوم پورے نظام شمسی میں سب سے بڑا آتش فشاں پہاڑ ہے۔

1973 سویت یونین کے لیے ایک مصرف سال تھا۔ اس میں سوویت یونین نے مارس چار، پانچ، چھ اور سات کے نام سے چار مشن مرخ کی جانب بھیجے۔ سوائے مارس پانچ کے تمام مشن ناکام ہوئے۔ مارس پانچ 180 تصاویر زمین پر بھیجنے میں کامیاب رہا۔ اس طرح اٹھارہ میں سے سوویت یونین کے صرف دو مشن ہی کامیاب ہوئے۔ اس کے بعد سوویت یونین نے اگلے پندرہ سال تک مرخ پر کوئی مشن نہیں بھیجا۔

1975 میں ناسا نے وائیکنگ ون اور ٹو بھیجے۔ دونوں ایک آر بٹر اور لینڈر پر مشتمل تھے۔ دونوں اُس وقت کے کامیاب ترین مشن رہے۔ وائیکنگ ون کا بنیادی مشن مرخ کی گلوبل تصاویر بنانا تھا۔ وائیکنگ ٹو نے مرخ کی سولہ ہزار تصاویر زمین پر بھیجیں۔ وائیکنگ ون کے لینڈر نے پہلی پینورامک تصاویر بھیجیں جن کی مدد سے سائنسدان یہ جاننے کے قابل ہوئے کہ اگر مرخ کی سطح پر کھڑے ہو کر اس کا مشاہدہ کیا جائے تو وہ دیکھنے میں کس طرح ہوگی۔ وائیکنگ

ہے۔ خلائی تحقیقاتی ادارے جیسے کہ اسپیس ایکس ایسے خلائی جہاز بنانے اور ان پر تجربات کرنے میں مصروف ہے جو انسان کو مرخ پر اتار سکیں۔ اس وقت اگر کسی کو مرخ پر بھیجا جائے گا تو وہ ایک طرف سفر ہوگا۔ کیونکہ مرخ پر کشتی نقل زمین کی نسبت بہت زیادہ ہے اور مرخ کے مدار سے نکلنے کے لیے بہت زیادہ طاقت اور ایندھن درکار ہوگا۔ دو ہزار سال قبل مسیح میں فلکیات دانوں نے آسمان پر پانچ ایسے اجسام کا مشاہدہ کیا جن کی چال دوسرے سیاروں سے مختلف تھی۔ یونانیوں نے انہیں Planetes کا نام دیا جس معنی ہیں گھومنے والے۔ اس عصر کی متعدد تہذیبوں نے ان کو دیوتا جانا اور ان کی پرستش کرنے لگے۔ ان میں سے ایک سطح پر موجود آئرن آکسائیڈ کے باعث سرخی مائل نظر آتا ہے جسے ہم مرخ کے نام سے جانتے ہیں۔ اسی وجہ سے اہل روم نے اسے جنگ کے دیوتا کا نام دیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ مرخ کی تصوراتی پرستش وہاں زندگی کے موجود ہونے کے نظریات میں بدل گئی۔ 1877 میں اٹلی کے فلکیات دان جیووانی نے مرخ کی سطح پر موجود سیدھی لکیروں کے جال کا مشاہدہ کیا۔ جو ایک بہاؤ کی صورت میں ایک سمت سے دوسری طرف جاتی محسوس ہوتی تھیں۔ غالب خیال تھا کہ یہ کسی زمانہ میں پانی کی گزر گاہیں رہی ہوں گی۔ اس نظریہ کو بہت پذیرائی ملی۔ اس وقت کے اخبارات میں چرچے ہونے لگے کہ مرخ پر زندگی کے آثار موجود ہیں۔ اس نظریے نے بڑی کے تیزی کے ساتھ مقبولیت حاصل کی اور مرخ پر زندگی کئی میگزین اور سائنس فکشن کہانیوں کا موضوع بننے لگی۔ یہیں سے اس دور کا آغاز تھا جسے ہم Space Age کہتے ہیں۔

خلائی مشن مختلف مقاصد کے تحت متعدد حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جن میں Orbiter یعنی مشن کا وہ حصہ جو سیارے کے مدار میں رہ کر اس کی تصاویر درجہ حرارت سمیت دیگر امور سرانجام دیتا ہے۔

Lander

وہ حصہ جو سیارے کی سطح پر اتر کر اسی جگہ موجود رہتا ہے تصاویر بنانے سمیت دیگر مفوضہ امور سرانجام دے۔

Rover

ایسی گاڑی جو سیارے کی سطح پر سفر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ ماضی میں بھیجے گئے تمام مشن مندرجہ بالا تین ہی طرح کے ہوا کرتے تھے۔ لیکن اسمال ناسا کی طرف سے بھیجے گئے مشن میں ایک چھوٹا ہیلی کاپٹر بھی شامل ہے جو مرخ کی فضاء میں اڑے گا۔

اکتوبر 1960 سے نومبر 1962 تک سویت یونین نے پانچ مشن مرخ کی جانب بھیجے۔ بد قسمتی سے تمام پانچوں مشن مرخ کے مدار میں پہنچنے میں ناکام رہے۔ 1964 میں ناسا نے میریز تین کے نام سے مرخ کی جانب مشن بھیجا، یہ مشن بھی مرخ کے مدار میں پہنچنے میں ناکام رہا۔ تین ہفتوں کے بعد ناسا نے میریز چار کے نام سے ایک اور خلائی جہاز مرخ کی جانب روانہ کیا۔ یہ مرخ کی جانب بھیجا گیا پہلا کامیاب مشن تھا۔ میریز چار ایک flyby مشن تھا۔ یہ 14 جولائی 1965 کو مرخ کے مدار میں پہنچا۔ اس پر نصب جدید ٹیلی اسکوپ کی مدد سے میریز چار نے مرخ کی سطح کی بہت قریب سے بائیس تصاویر بنائیں اور زمین پر بھیجیں۔

ڈیپ اسپیس کی یہ پہلی تصاویر تھیں جو زمین پر وصول کی گئیں۔ میریز چار نے مرخ کے ماحول کا اچھی طرح مشاہدہ کے بعد نتیجہ نکالا کہ مرخ کی آب و ہوا اندازہ سے بہت زیادہ کثیف ہے۔ اس کے علاوہ میریز کے مشاہدہ میں کوئی مقناطیسی میدان، تابکاری یا مرخ کی سطح پر پانی نظر نہیں آیا۔ میریز چار کی

کی۔ 2003 میں یورپی یونین کی خلائی تحقیقاتی ایجنسی EESA نے Mars Expre نامی آر بٹر اور Begal2 نامی لینڈر کو مرخ کی جانب بھیجا جو اس ادارے کا پہلا مرخ مشن تھا۔ Mars Express مشن بہت زیادہ کامیاب رہا جو ابھی تک فعال ہے۔ اس نے متعدد دریافتیں کیں جن میں مرخ کی سطح پر پانی کی طویل گزر گاہوں کی نشاندہی اور ان راستوں کے نقشوں کو ریکارڈ کیا جو مرخ کی تاریخ جاننے میں بہت مددگار ثابت ہوئے۔ جبکہ Begal2 بد قسمتی سے مرخ کی سطح پر اترنے کے دوران زمین سے رابطہ بحال نہ رکھ سکا۔ 2003 میں ناسا نے جڑواں روور Spirit اور Opportunity نامی مرخ کی سطح پر اتارے۔ یہ ماضی میں بھیجے گئے تمام مشنز کی نسبت زیادہ کامیاب رہے۔ یہ مشن صرف تین ماہ کے عرصہ تک کام کرنے کے لیے ڈیزائن کیے گئے تھے لیکن غیر یقینی طور پر Spirit نے چھ سال جبکہ Opportunity نے 15 سال کی مدت تک مرخ کی سطح پر رہ کر کام کیا۔ دونوں گاڑیوں نے دو لاکھ سے زیادہ تصاویر زمین پر بھیجیں۔ جن کی مدد سے پتہ چلا کہ کسی وقت میں مرخ کا ماحول آج کی نسبت بہت زیادہ سازگار تھا۔ یہاں وافر مقدار میں پانی، معتدل گرم موسم اور اس کی آب و ہوا آہستہ آہستہ

2005 میں ناسا نے Mars Reconnaissance Orbiter نامی مرخ کے مدار میں بھیجا۔ اس نے مرخ کی سطح کے نیچے جے ہوئے پانی کی مقدار کا تعین کیا جو 821000 کیوبک کلومیٹر کے علاقہ میں موجود تھا۔

2007 میں ناسا نے Phonex مشن مرخ کی سطح پر اتارا، یہ مرخ کے بر فانی علاقہ میں اترنے والا پہلا مشن تھا۔ اس نے مرخ پر زیر زمین منجمد پانی کے تجزیے کیے جنہیں سب سے پہلے Mars Odyssey نے دریافت کیا تھا۔ 2011 میں روس نے Fobos Grunt اور چین نے Yinghu نامی مشن مرخ پر بھیجے۔ چین کا مرخ پر یہ پہلا مشن تھا، یہ دونوں مشن ناکام رہے۔

2011 میں ناسا نے اپنا Rover Curiosity مرخ پر بھیجا۔ یہ پہلا روور تھا جس نے مرخ پر موجود چٹانوں میں سوراخ کر کے روور میں موجود آن بورڈ لیبارٹری میں ان کے تجزیے کیے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت انسان نے کسی دوسرے سیارے پر ڈرلنگ کرنے پر دسترس حاصل کر لی۔ روور نے مرخ پر سلفر، آکسیجن، نائٹروجن اور کاربن سمیت ایسے کیمیائی عناصر کا پتہ لگایا جو زندگی کے لیے ضروری ہیں۔

اس کے علاوہ کریاسٹی نے مرخ کی سطح پر موجود تابکاری کی مقدار کا تعین بھی کیا۔

جولائی 2020 میں ناسا نے Perseverance روور مرخ پر اتارا۔ مرخ پر لینڈنگ کے مناظر براہ راست ٹی وی پر نشر کیے گئے جس کی وجہ سے یہ مشن دنیا کی توجہ کا مرکز بنا اور ماضی کی مرخ مہمات کی نسبت اسے بہت زیادہ توجہ اور شہرت ملی۔ نیز اس مشن میں روور کے ساتھ ایک چھوٹا ہیلی کاپٹر بھی ہے جو مرخ کی فضاء میں اڑ کر معلومات اکٹھی کرے گا۔ یوں اس مشن کی انفرادیت اس لیے بھی ہے کہ یہ تاریخ میں پہلی بار ہوگا کہ زمین کے علاوہ انسان کسی اور سیارے پر کوئی آجیکٹ اڑانے کا کارنامہ سرانجام دے گا۔

نصف صدی پر محیط مسلسل تحقیق کا نتیجہ ہے کہ آج ہم مرخ کی آب و ہوا کے بارے میں بہت زیادہ جان چکے ہیں۔ زمین کے بعد اگر کسی سیارے پر سب سے زیادہ تحقیق کی گئی ہے تو وہ مرخ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مرخ پر کسی زمانہ میں زندگی موجود ہونے کے آثار ملے ہیں اور مستقبل میں انسانی آباد کاری متوقد

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE



اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھیجوائیں

+44 79 5161 4020

info@alfazlonline.org

1 نامی مشن مرتخ پر بھیجے۔ چین کا مرتخ پر یہ پہلا مشن تھا، یہ دونوں مشن ناکام رہے۔

2011 میں ناسا نے اپنا Rover Curiosity مرتخ پر بھیجا۔ یہ پہلا رور تھا جس نے مرتخ پر موجود چٹانوں میں سوراخ کر کے رور میں موجود آن بورڈ لیبارٹری میں ان کے تجزیے کیے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت انسان نے کسی دوسرے سیارے پر ڈرلنگ کرنے پر دسترس حاصل کر لی۔ رور نے مرتخ پر سلفر، آکسیجن، نائٹروجن اور کاربن سمیت ایسے کیمیائی عناصر کا پتہ لگایا جو زندگی کے لیے ضروری ہیں۔

اس کے علاوہ کریاسٹی نے مرتخ کی سطح پر موجود تابکاری کی مقدار کا تعین بھی کیا۔

جولائی 2020 میں ناسا نے Perseverance رور مرتخ پر اتارا۔ مرتخ پر لینڈنگ کے مناظر براہ راست ٹی وی پر نشر کیے گئے جس کی وجہ سے یہ مشن دنیا کی توجہ کا مرکز بنا اور ماضی کی مرتخ مہمات کی نسبت اسے بہت زیادہ توجہ اور شہرت ملی۔ نیز اس مشن میں رور کے ساتھ ایک چھوٹا ہیلی کاپٹر بھی ہے جو مرتخ کی فضاء میں اڑ کر معلومات اکٹھی کرے گا۔ یوں اس مشن کی انفرادیت اس لیے بھی ہے کہ یہ تاریخ میں پہلی بار ہوگا کہ زمین کے علاوہ انسان کسی اور سیارے پر کوئی آبجیکٹ اڑانے کا کارنامہ سرانجام دے گا۔

نصف صدی پر محیط مسلسل تحقیق کا نتیجہ ہے کہ آج ہم مرتخ کی آب و ہوا کے بارے میں بہت زیادہ جان چکے ہیں۔ زمین کے بعد اگر کسی سیارے پر سب سے زیادہ تحقیق کی گئی ہے تو وہ مرتخ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مرتخ پر کسی زمانہ میں زندگی موجود ہونے کے آثار ملے ہیں اور مستقبل میں انسانی آباد کاری متوقد ہے۔ خلائی تحقیقاتی ادارے جیسے کہ اسپیس ایکس ایسے خلائی جہاز بنانے اور ان پر تجربات کرنے میں مصروف ہے جو انسان کو مرتخ پر اتار سکیں۔ اس وقت اگر کسی کو مرتخ پر بھیجا جائے گا تو وہ ایک طرف سفر ہوگا۔ کیونکہ مرتخ پر کثرت نقل زمین کی نسبت بہت زیادہ ہے اور مرتخ کے مدار سے نکلنے کے لیے بہت زیادہ طاقت اور ایندھن درکار ہوگا۔

مشن مرتخ کے مدار میں بھیجا جا بھی بھی فعال ہے۔ اس طرح یہ مرتخ کے مدار میں سب سے زیادہ وقت گزارنے والا آہٹرن بن گیا۔ اس نے مرتخ کی سطح کے نیچے جی ہوئی برف دریافت کی نیز مرتخ کی سطح پر تابکاری ماحول کو بھی ریکارڈ کیا جس نے مستقبل میں مرتخ پر انسانی مشن کے لیے ممکنہ تیاری میں مدد فراہم کی۔ 2003 میں یورپی یونین کی خلائی تحقیقاتی ایجنسی EESA نے Mars Express نامی آرہٹور اور Begal2 نامی لینڈر کو مرتخ کی جانب بھیجا جو اس ادارے کا پہلا مرتخ مشن تھا۔ Mars Express مشن بہت زیادہ کامیاب رہا جو ابھی تک فعال ہے۔ اس نے متعدد دریافتیں کیں جن میں مرتخ کی سطح پر پانی کی طویل گزرگاہوں کی نشاندہی اور ان راستوں کے نقشوں کو ریکارڈ کیا جو مرتخ کی تاریخ جاننے میں بہت مددگار ثابت ہوئے۔ جبکہ Begal2 بد قسمتی سے مرتخ کی سطح پر اترنے کے دوران زمین سے رابطہ بحال نہ رکھ سکا۔ 2003 میں ناسا نے جڑواں رور Spirit اور Opportunity نامی مرتخ کی سطح پر اتارے۔ یہ ماضی میں بھیجے گئے تمام مشنز کی نسبت زیادہ کامیاب رہے۔

یہ مشن صرف تین ماہ کے عرصہ تک کام کرنے کے لیے ڈیزائن کیے گئے تھے لیکن غیر یقینی طور پر Spirit نے چھ سال جبکہ Opportunity نے 15 سال کی مدت تک مرتخ کی سطح پر رہ کر کام کیا۔ دونوں گاڑیوں نے دو لاکھ سے زیادہ تصاویر زمین پر بھیجیں۔ جن کی مدد سے پتہ چلا کہ کسی وقت میں مرتخ کا ماحول آج کی نسبت بہت زیادہ سازگار تھا۔ یہاں افرقہ مدار میں پانی، معتدل گرم موسم اور اس کی آب و ہوا آہٹور اور اس کی آب و ہوا آہٹور تھی۔

2005 میں ناسا نے Mars Reconnaissance Orbiter مرتخ کے مدار میں بھیجا۔ اس نے مرتخ کی سطح کے نیچے جے ہوئے پانی کی مقدار کا تعین کیا جو 821000 کیوبک کلومیٹر کے علاقہ میں موجود تھا۔

2007 میں ناسا نے Phoenix مشن مرتخ کی سطح پر اتارا، یہ مرتخ کے برفانی علاقہ میں اترنے والا پہلا مشن تھا۔ اس نے مرتخ پر زیر زمین مچھ پانی کے تجزیے کیے جنہیں سب سے پہلے Mars Odyssey نے دریافت کیا تھا۔

2011 میں روس نے Fobos Grunt اور چین نے Yinghu

ون اور ٹو کے بعد مرتخ پر مشن بھیجے میں تیرہ سال کا وقفہ آیا۔ 1988 میں سوویت یونین نے فوبوس ون اور ٹو (فوبوس مرتخ کے دو چاندوں کے نام ہیں یہ چاند 1877 میں دریافت ہوئے تھے) کے نام سے پھر ایک مشن مرتخ کی جانب روانہ کیا۔ فوبوس ون ناکام رہا جبکہ فوبوس ٹو نے مرتخ کے چاندوں کی سینٹیس تصاویر بھیجیں۔ یہ سوویت یونین کے آخری مرتخ مشن تھے۔ اٹھائیس سالوں میں سوویت یونین نے بیس مشن بھیجے۔ ناسا نے 1992 میں Mars Observer مرتخ کے مدار میں بھیجا لیکن یہ مشن ناکام رہا۔ اس ناکامی کے ساتھ ناسا کے پچھلے پانچ مسلسل کامیاب مشنز کا تسلسل ٹوٹ گیا۔ 1996 مرتخ پر مشن بھیجے کے حوالہ سے پھر ایک مصروف سال تھا۔ نومبر میں ناسا نے Mars Global Surveyor کے نام سے ایک مشن بھیجا جس نے اگلے دس سال تک مرتخ کے مدار میں رہ کر زمین پر معلومات بھیجیں۔ اس کی مدد سے نہ صرف مرتخ کا نقشہ بنانے میں مدد ملی بلکہ مختلف جگہوں پر پانی کے بہاؤ کے نشانات بھی نظر آئے۔

1996 میں روس کی خلائی تحقیقاتی ایجنسی ROSCOSMOS نے مارس 96 پروب مرتخ کی جانب بھیجے کی کوشش کی لیکن یہ مشن زمین کے مدار سے نکلنے میں ناکام رہا۔ دسمبر 1996 میں ناسا نے پھر ایک مشن مرتخ کی طرف بھیجا جس میں راستہ تلاش کرنے والا (pathfinder) ایک لینڈر اور Sojourner Rover شامل تھا۔ pathfinder نے سولہ ہزار تصاویر اور مرتخ کی سطح کی ہوا کے دباؤ، ہوا کی رفتار اور درجہ حرارت سمیت مختلف قسم کی پیمائشیں کر کے اسی لاکھ کے قریب اعداد و شمار بھیجے۔ Sojourner پہیوں والی پہلی خلائی گاڑی تھی جس نے مستقبل میں مرتخ پر بھیجی جانے والی گاڑیوں کی راہ ہموار کی۔ اس رور نے مرتخ کی سطح پر چل کے 2.3B مقدار کے برابر معلومات اور 17000 تصاویر زمین پر بھیجیں۔

جاپان نے 1998 میں Nozomi نامی ایک آرہٹور مشن بھیجا جس کا ایندھن مرتخ کے مدار میں پہنچنے سے قبل ختم ہونے کے باعث مشن ناکام رہا۔ 1998,99 میں ناسا نے مزید تین مشن بھیجے جو سب ناکام رہے۔

اس کے بعد 2001 میں ناسا نے Mars Odyssey نامی ایک آہٹور

طلوع وغروب آفتاب

غروب آفتاب

طلوع فجر

14 اپریل 2021ء

18:40

04:44



مکہ مکرمہ

18:43

04:40



مدینہ منورہ

18:57

04:36



قادیان

18:37

04:16



ربوہ

19:58

04:40



اسلام آباد ملقورڈ

آج کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَعْفِرَ لِي ذُنُوبِي

(متدرک حاکم کتاب الصوم)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیری اس رحمت کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر حاوی ہے کہ تو میرے گناہ بخش دے۔
یہ سید و مولیٰ پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی روزہ افطار کرتے وقت کی دعا ہے۔ حضرت عمر بن العاصؓ کی روایت کے مطابق آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

روزہ دار کی افطاری کے وقت قبولیت دعا کا خاص موقع ہوتا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر حاوی ہے کہ تو میرے گناہ بخش دے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَدَأَتِ العُرُوفُ، وَثَبَّتِ الأَجْرُ إِن شَاءَ اللهُ

ترجمہ: پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہوا یعنی ان شاء اللہ اس کا ثواب ضرور ملے گا۔

(ابوداؤد کتاب السیماہ باب القَوْلِ عِنْدَ الإفطارِ حدیث: ۱۳۵۷) مرسلہ: مریم رحمن